5641/35

01-10-2010

محترم جناب مفتیان کرام

السلام وعلیکم

سوال نمبر ۱ بعد سلام مسائل کا سوال تھا کیا فرماتے ہیں مسائل کہ اس سوال کے بارے میں کہ ایک عورت جو پردے کا اہتمام کرتے ہوئے چار دیواری کے اندر زیب و زینت کا کام کرسکتی ہے یا نہیں جیسے آج کے دور میں بیوٹی پارلر کہلاتے ہیں اور اس کام کا پیسہ لینا درست ہے یا نہیں برائے کرم سائل کو قرآن و حدیث کی روشنی میں مکمل جواب عنایت فرمائیں۔

سوال نمبر ۲ بیوٹی پارلر میں اکثر خواتین اپنے بھنوؤں کے بال کو باریک کرواتی ہیں تو آیا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں خواہ شادی شدہ ہوں یا کنواری برائے کرم حدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

سوال نمبر ۳ - میرے بڑے بھائی وکیل ہیں اور انکی کار میرے نام ہے اکثر ایسا کوئی کیس ہوتا ہے جس میں وہ گاڑی کے کاغذات بطور ضمانت جمع کرواتے ہیں اور اسکی گواہی کیلئے یعنی ضمانت لینے کیلئے مجھے کورٹ میں پیش ہو کر جج صاحب کو حلفیہ بیان دینا پڑتا تھا کہ میں اس بندے کو جانتا ہوں جب کہ میں اسکو صرف اس حوالے سے جانتا ہوں کہ وہ میرے بھائی کا کلائنٹ ہے۔ جو مجھے جج صاحب یہ کہتے ہیں کہ آپ قسم پڑھ کر کہیں کہ آپ اسکو ذاتی طور پر جانتے ہیں مجرم کو پیشی پر کورٹ میں پیش کر دیں گے برائے کرم قرآن و حدیث کی روشنی میں مجھے جواب دیں تاکہ سائل اپنی اور دیگر ایسے لوگوں کی اصلاح کر سکے۔

شکریہ

سائل محمد عالمگیر بلاک "ڈی" مکان نمبر K-8 لیبر اسکوائر لانڈھی کراچی نمبر 36

(جواب مسئلہ درج ذیل ہے)

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۳۷/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

﴿۱﴾......اگر بیوٹی پارلر میں شرعی حدود کا لحاظ رکھا جائے اور خلاف شرع امور (مثلاً ناجائز حد تک بالوں کو کاٹنا یا فاسقات کے ساتھ تشبہ وغیرہ) سے اجتناب کیا جائے تو یہ کام اور اس کی آمدنی جائز ہوگی اور اگر اس میں خلاف شرع اور ناجائز امور کا ارتکاب کیا جائے تو یہ ناجائز ہوگا اور ان ناجائز امور کے عوض حاصل ہونے والی آمدنی حلال نہیں ہوگی۔

واضح رہے کہ عموماً دیکھا یہ گیا ہے کہ بیوٹی پارلر کے کاروبار میں شرعی حدود کا لحاظ نہیں رکھا جاتا اور عورت کو سنوارنے میں بعض ناجائز امور کا ارتکاب کیا جاتا ہے جن سے اجتناب ضروری ہے (مثلاً فیشن کے طور پر بھوؤں کو لکیر کی طرح باریک کرنا وغیرہ)۔علاوہ ازیں بعض اوقات اس میں اتنا زیادہ تکلفات اختیار کئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے وقت صرف ہونے کے ساتھ ساتھ بہت زیادہ رقم دلہن کے سنوارنے میں خرچ ہو جاتی ہے اور چند گھنٹوں میں میک اپ اترنے کی وجہ سے اس ساری رقم پر پانی پھر جاتا ہے جو کہ اسراف تک پہنچتا ہے اور شریعت میں اسراف ممنوع ہے۔لہٰذا اس پہلو کی طرف انتہائی توجہ کی ضرورت ہے کہ میک اپ کرانے والی خواتین اور بیوٹی پارلر کا کام کرنے والی خواتین دونوں طرف سے صرف بقدر حاجت ہی زیب و زینت اختیار کرنے کی کوشش کی جائے اور بے جا تکلفات سے پرہیز کیا جائے تا کہ اسراف سے بچاؤ ممکن ہو۔

(مثلہ فی التبویب:(۵۹/۱۰۸۰)

فی الدر المختار:(٦٣/٦)

وجاز اجارة الماشطة لتزين العروس ان ذكر العمل والمدة۔بزازية۔

وفی بدائع الصنائع :(٤٢/٤)

ومنها ان تكون المنفعة مباحة الاستيفاء فان كانت محظورة الاستيفاء لم تجز الاجارة ۔

﴿۲﴾......بھوؤں کے بالوں کو عموماً فیشن کے طور پر جو زیادہ باریک کیا جاتا ہے وہ ناجائز ہے،البتہ اگر کسی کے بھوؤں کے بال اس قدر بڑھے ہوئے ہوں کہ وہ عیب دار معلوم ہوتے ہوں تو عیب دور کرنے کی غرض سے ان کو معمول کی حد تک لانے کی گنجائش ہے۔

فی مشکاة المصابیح:(٣٨١/٢)

وعن عبد الله بن مسعودؓ قال : لعن الله الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغيرات خلق الله۔

وفی ردالمحتار:(٤٠٧/٦)

وفی المضمرات ولا بأس بأخذ الحاجبين وشعر وجهه ما لم يشبه المخنث تاترخانية

﴿۳﴾......سوال سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو ضمانت دیتے وقت جھوٹا حلفیہ بیان دینا پڑتا ہے اگر واقعۃً ایسا ہے تو جھوٹا حلفیہ بیان دینا ناجائز اور سخت گناہ ہے، لہٰذا اب تک جو گناہ ہوا اس پر توبہ واستغفار ضروری ہے اور آئندہ جھوٹے بیان اور جھوٹی گواہی سے مکمل اجتناب لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبد الحفیظ حفظہ اللہ تعالیٰ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲ ذیقعدہ ۱۴۳۱ھ

۱۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۲/۱۱/۱۴۳۱ھ

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ۲/۱۳۰۷

مؤرخہ ۲/۱۱/۱۴۳۱ھ

مفتی

Scanned by CamScanner